مجلس احرارِ اسلام تحریک نفاذِ شریعت کی مکمّل حمایت کرتی ھے

تحریک اسلامی انقلاب کی طرف رجوع ہے۔ مجاہدینِ اسلام کی یہ دینی تحریک، پاکستان میں نفاذ اسلام کی جدوجہد میں سنگ میل ثابت ہوگی سید عطاء المحسن بخاری نے کہا کہ جب حکومت جمہوریت کا دعوی کرتی ہے۔ تو پھر اس پر عمل بھی کرے۔ مالاکنڈ کے غیرت مند مسلمانوں کی اکثریت اپنے خطے میں شرعی قوانین کا نفاذ چاہتی ہے۔ حکومت ان کا جمہوری حق تسلیم کرتے ہوئے ان کا مطالبہ مان لے۔ اگر حکومت نے اس نازک اور حساس مسئلہ پر توجہ نہ دی تو پھر اسے مستقبل میں اس تحریک کی وسعت و کامیابی کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئیے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملک مسلمانوں کا ہے اور یہاں اسلام کے سوا ہر کافرانہ نظام کی بہر صورت مزاحمت کی جائیگی۔

۲۳ نومبر کو مجلس احرار اسلام ملتان کی دعوت پر دار بنی ہاشم میں ملتان کی مختلف دینی و سیاسی جماعتوں کے ممتاز رہنماؤں کا ایک اجلاس حضرت سید عطاء المؤمن بخاری صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ شرکاء اجلاس نے مالاکنڈ اور باجوڑ کے علاقوں میں مظلوم مسلمانوں کے بہنے والے خون، جلتے ہوئے مکان، اجڑتی ہوئی بستیوں اور حکومت کی سفاکانہ پالیسیوں پر شدید نفرت اور غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا ہے کہ نہ صرف مالاکنڈ اور باجوڑ اور شمالی علاقوں پر شریعت اسلامی کا فوراً نفاذ کیا جائے بلکہ پورے پاکستان پر شریعت کا نفاذ کیا جائے۔ نفاذ شریعت کے مطالبے کو دبانا حکومت کا ایک سفاکانہ اور سنگ دلانہ اقدام تھا، اور پاکستان کی مسلح افواج کو نفاذ شریعت کا مطالبہ کرنے والوں کے خلاف استعمال کرنا ایک انتہائی عیارانہ اور خوفناک عمل ہے۔ لہذا اس مرحلہ پر حکومت کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ تحریکِ نفاذ شریعت کے خلاف مسلح دفاعی اداروں کا استعمال فوراً بند کیا جائے تاکہ ملک کے مسلح ادارے متنازع نہ بن سکیں۔ عوام کے مطالبے کو مان کر وہاں فوراً شرعی قوانین نافذ کئے جائیں۔ اس بارے میں یہ توقع کی جاتی ہے کہ پاکستان کے تمام مسلمان، مظلوم اور مبنی برحق تحریکِ نفاذ شریعت کے ساتھ عملی طور پر اظہار یک جہتی کریں گے اجلاس میں قاری محمد حنیف جالندھری، جمیعت علماء اسلام کے سید خورشید عباس گردیزی جماعتِ اسلامی کے ملک وزیر غازی، راؤ ظفر اقبال، مفتی منظور احمد تونسوی، جمیعت علماء اسلام (س) مولانا محمد یسین، مولانا عزیز الرحمن جالندھری (مجلس تحفظ ختم نبوت) قاری محمد صادق انور، سپاہ صحابہ۔ مولانا محمد اسحق سلیمی، بشیر احمد، مجلس احرارِ اسلام اور دیگر رہنماؤں نے شرکت کی۔

۲۵ نومبر کو تمام دینی و سیاسی جماعت کی طرف سے مالاکنڈ، دیر اور مٹہ کے علاقوں میں برپا ہونے والی "تحریک نفاذِ شریعت محمدی" کے ساتھ اظہار یک جہتی اور وہاں کے عوام پر مسلح ریاستی تشدد کے خلاف دارِ

بنی ہاشم میں مشترکہ جمع ہوا اور مختلف رہنماؤں نے تحریک کی حمایت میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔
مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما سید عطا المؤمن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مالاکنڈ کے عوام نے ایک جائز اور آئینی مطالبہ کیا تھا کہ یہاں شریعت محمدی کا نفاذ کیا جائے اس لئے کہ وہاں ایک عرصہ سے کوئی قانون نافذ نہیں تھا۔ اور اس مقصد کے لئے انہوں نے پُر امن راستہ اختیار کیا حکومت کے ذمہ

ملتان میں تحریکِ نفاذ شریعت کے ساتھ مجلس احرارِ اسلام اور دیگر دینی جماعتوں کا اظہارِ یکجہتی۔

دار افراد سے وفود ملے مگر حکومتوں کی مسلسل دھوکہ دہی، وعدہ خلافی اور لیت ولعل کی وجہ سے وہ انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور ہوئے۔ جس پر حکومت نے انہیں کرش کر دیا۔ اور اس کے لئے حکومت نے فوج کو تمام اختیارات دے دیئے لیکن کراچی جیسا شہر جو تمام ملک کے لئے معاشی و اقتصادی طور پر نہایت اہم ہے وہاں فوج بے دست و پا ہے۔ اسکو مکمل اختیارات حاصل نہیں ہیں۔ اور دہشت گرد، تخریب کار قاتل دندناتے پھر رہے ہیں۔ حکومت کراچی میں بد امنی اور قتل و غارت گری کرنے والوں پر فوج کشی نہیں کرتی۔ مگر شریعت کا مطالبہ کرنے والوں کو قتل کر رہی ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ سب کچھ امریکہ کے ایما پر ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تحریک نفاذِ شریعت محمدی کے قائدین اور کارکنوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہیں۔ اور انہیں یقین دلاتے ہیں کہ وہ جہاں چاہیں ہمارا تعاون حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو یہ کہتے ہوئے شرم آنی چاہیئے کہ تحریک نفاذ شریعت کشمیر کاز کو نقصان پہنچانے کے لئے "را" کے اشارے پر چلائی گئی ہے جبکہ مسئلہ کشمیر کو خود حکومت نے بین الاقوامی سطح پر اپنی نالائقیوں کی وجہ سے شدید نقصان پہنچایا ہے اور تین بار مسلسل ذلت و ہزیمت اٹھائی ہے۔
جامعہ خیر المدارس کے مہتمم قاری محمد حنیف جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی حکومت اپنے امریکی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے اسے سیکولر سٹیٹ بنانا چاہتی ہے۔ اسی بنا پر وہ دینی تحریکوں پر ظلم و تشدد کے حربے آزما رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مالاکنڈ کے مسلمانوں کو ان کے جائز اور آئینی، مبنی بر

حکومت کراچی میں اُمن قائم کرنے کیلئے فوج کشی کیوں نہیں کرتی؟

حقیقت مطالبے کے جواب میں پاکستان کا باغی قرار دیکر قتل کرنے سے انہیں اس راستے سے نہیں ہٹا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے نفاذ کے لئے انقلابی راستہ اختیار کرنا ہو گا۔ جمہوریت نفاذ اسلام کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ

شہداء کے وارثوں کو دیت دی جائے ○ مسمار مکانات کا معاوضہ دیا جائے

گرفتار کارکنوں کو رہا کیا جائے ○ مقدمات واپس لئے جائیں۔

مالاکنڈ کے عوام پر ریاستی جبر و ظلم نئی بات نہیں اس سے قبل بھی ایسے مطالبات پر علماء کو کالا پانی کا اسیر بنایا گیا۔ سولیوں پر لٹکایا گیا۔ اس کے باوجود یہ تحریک آج بھی زندہ ہے۔ اب یہ فیصلہ ہو کر رہے گا۔ کہ پاکستان میں شریعت محمدی ہی نافذ ہو گی۔ سپاہ صحابہ کے رہنما قاری محمد صادق انور نے کہا کہ تحریک نفاذ شریعت مالاکنڈ سے نکل کر پورے پاکستان میں پھیل جائے گی۔ کیونکہ یہ مسئلہ صرف مالاکنڈ کے عوام کا نہیں ہم سب کا ہے ہم اس تحریک کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ جماعت اسلامی کے رہنما محسن شاہین نے کہا کہ نفاذ شریعت کا مطالبہ کرنے والوں کو فوج کے ذریعے کچلنے کا مقصد پاک فوج کو بدنام کرنا ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں امریکہ کے نمبردار نفاذ شریعت کی تحریک کو کسی قیمت پر نہیں روک سکتے۔ مجلس احرار اسلام کے رہنما سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ تحریک نفاذ شریعت ہمارے لئے نوید انقلاب ہے۔ اور پاکستان کی دینی قوتوں کے لئے روشنی کی ایک کرن ہے۔ یہی ایک راستہ ہے جس پر چل کر نفاذ اسلام کی منزل مقصود حاصل کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام دینی جماعتوں کو بھی اب یہی موقف اختیار کر لینا چاہیئے کہ شریعت یا شہادت۔ حضرت مولانا سید عطاء المؤمن بخاری عنقریب احرار رہنماؤں کے ایک وفد کے ہمراہ مالاکنڈ ڈویژن کا دورہ کریں گے۔

وہ تحریکِ نفاذ شریعت کے قائدین اور مجاہدین سے ملاقات اور تبادلہ خیالات کریں گے۔

○

(بقیہ از صـ ۳۵)

جب وہ ربوہ سے بھاگ رہا تھا تو اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ جھلستی ہوئی دھوپ سے ٹھنڈی چھاؤں کی طرف جا رہا ہو۔ جیسے لٹیروں کی بستی سے وادیٔ امن کی طرف جا رہا ہو۔ جیسے جہنم سے فرار ہو کر سوئے جنت جا رہا ہو۔

حرکت الانصار تاجکستان اور کشمیر کے محاذ پر آخر دم تک جہاد جاری رکھے گی۔

مولانا سعادت اللہ کی دارِ بنی ہاشم میں سید عطاء المؤمن بخاری سے گفتگو

پاکستان کی معروف جہادی تنظیم حرکت الانصار کے مرکزی امیر مولانا سعادت اللہ خان ۳ دسمبر کی دوپہر دارِ بنی ہاشم ملتان میں تشریف لائے۔ آپ نے مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی رہنما، ابن امیر شریعت سید عطاء المؤمن بخاری سے تبادلۂ خیال کیا اور حرکت الانصار کی مختلف محاذوں پر جہادی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ مولانا سعادت اللہ نے بتایا کہ اس وقت تاجکستان اور کشمیر کے محاذ پر ہماری تنظیم سب سے زیادہ نمایاں کردار اداء کر رہی ہے۔ ہمارے مجاہد کفر کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ ہم افرادی قوت سے زیادہ اللہ تعالٰی کی نصرت پر انحصار کر کے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اصل مدد اللہ کی ہے۔ یہی نظریہ اور عقیدہ ہماری کامیابی کی ضمانت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تاجکستان میں نہضت اسلامی تمام مسلمانوں کی واحد جہادی تنظیم ہے۔ اور وہاں کے مسلمان متحد ہو کر دہریت اور کفر و شرک کے خلاف زبردست جہاد کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تاجکستان کے مسلمانوں نے جب جہاد کا آغاز کیا تو اس وقت روس بڑی طاقت تھا مگر اپنے تمام وسائل کے باوجود اسے مجاہدین کی سرگرمیوں کا اس وقت پتہ چلا جب وہ پانچ سو سے زائد جہادی مراکز قائم کر چکے تھے۔ آج ان مراکز کی تعداد بے حدو شمار ہے۔ اسی طرح کشمیر میں حرکت الانصار نے حضرت بل کے محاصرہ کو ختم کرانے میں زبردست جہاد کیا اور اب ہمارے مجاہد کشمیریوں کے شانہ بشانہ جہاد میں شریک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم پروپگنڈہ کرنے اور تصویریں چھپوانے سے زیادہ جہاد میں مصروف رہتے ہیں۔ ہمارے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہوتا کہ ہم ان کاموں پر صرف کریں۔ مگر بعض تنظیمیں صرف یہی کام کر رہی اور جہاد سے غافل ہیں۔ اللہ تعالٰی انہیں ہدایت دے۔

حضرت سید عطاء المؤمن بخاری نے مولانا کو اپنے تعاون کا یقین دلایا اور حرکت الانصار کی جہادی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے ان کامیابی کے لئے دعاء کی۔ ملاقات میں ابن امیر شریعت حضرت سید عطاء المھیمن بخاری اور سید کفیل بخاری بھی موجود تھے۔

مولانا سعادت اللہ مجاہد کمانڈروں کا ایک کارواں لیکر ملک بھر کا دورہ کر رہے ہیں۔ علماء اور دینی کارکنوں سے مل کر انہیں جہادی سرگرمیوں سے آگاہ کر رہے ہیں۔ مولانا کے ہمراہ جو وفد دورہ کر رہا ہے۔ اس میں درج ذیل احباب شامل ہیں۔ مولانا محمد ساجد (مرکزی ناظم دعوت و ارشاد) کمانڈر ابوغازی (مقبوضہ کشمیر)

(بقیہ صـ۵۲ پر دیکھیں)

مولانا اللہ بخش احرار، خطیب بخاری مسجد

جمہوری نظام نے ملک و قوم کو تفریق و انتشار کے سوا کچھ نہیں دیا

احرار، کسی بھی لادین نظام کو ضابطہ حیات نہیں مانتے

عوام کے دینی شعور کو بیدار کر کے اسلامی انقلاب کے لئے تیار کرنا احرار کا نصب العین ہے۔

(ڈیرہ اسمٰعیل خان میں اجتماعات احرار سے سید عطاء المؤمن بخاری کا خطاب)

مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما حضرت سید عطاء المؤمن بخاری ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی مقامی مجلس کی دعوت پر نومبر کے پہلے عشرہ میں یہاں سات روزہ تبلیغی دورہ پر تشریف لائے۔ اس موقع پر ڈیرہ اور اس کے نواحی علاقوں میں حضرت شاہ جی کے مختلف دروسِ قرآن اور مجالسِ وعظ و تبلیغ منعقد ہوئیں ہر جگہ عوام الناس کی ایک کثیر تعداد نے حضرت شاہ جی کے خطبات میں شرکت کر کے استفادہ کیا۔ احرار کا پیغام عام ہوا۔ فکر و نظر کو جلا ملی۔ بہت سوں نے اس پیغام حق کو دل میں جگہ دی اور اسے اپنے دل کی آواز کہا اور احرار ساتھیوں کے قدم سے قدم ملانے کا عزم کیا ان تبلیغی اجتماعات کو کامیاب بنانے اور اعلیٰ انتظام و انصرام کرنے میں تمام احرار کارکنوں نے دن رات محنت کی۔

حضرت شاہ جی نے ہفتہ بھر ڈیرہ میں ہی قیام فرمایا۔ احباب ان کے گرد پروانوں کی طرح جمع رہے اور ان کی گفتگو سے اپنے ایمانوں کو منور کرتے رہے۔ ان اجتماعات میں نعت خوان کپتان غلام محمد صاحب اور ڈیرہ کے مشہور نعت خوان قریشی دوست محمد بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جامع مسجد مکی، بستی گوسائیاں (ڈیرہ) جامع مسجد صحابہ کرام تھویا فاضل، جامع مسجد تھویا سیال، جامع مسجد فردوس بستی ڈیوالہ، فاروق آباد، دریا خاں ضلع بھکر اور ظفر کالونی میں تبلیغی اجماعات میں حضرت شاہ جی نے جو بیانات ارشاد فرمائے۔ ذیل میں ان کا خلاصہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

شاہ جی نے فرمایا---- "عصر حاضر کا انسان فکری گرداب کے اس موڑ پر سرگرداں نظر آ رہا ہے جس میں وہ صدیوں قبل مبتلا تھا۔ اسلام کے فطری موقف کی آفاقی رہنمائی نے اس مطلق العنان بادشاہت اور اشرار کی اکثریت کی اطاعت سے نجات دلا دی۔ قرآنِ حکیم نے ہر قسم کے غیر آسمانی اور انسانوں کے وضع کردہ دساتیر حیات کی نفی کی۔ اور استحصالی قوتوں اور حربوں سے نجات دلا کر حکومتِ الٰہیہ کے پاسداروں اور وفاداروں کا انتخاب کیا۔ جو انی جاعل فی الارض خلیفہ کا مصداق ہوں۔ اور خیر و شر میں تمیز کر سکیں۔

اسلام کہ جس میں حکم ہے کہ اللہ کے راستہ میں نکلو۔ جس طریقِ زندگی میں اللہ کی راہ میں نکلنا نہیں وہ دین نہیں اپنا وقت، اپنا مال، اپنی جان، مفادات سب دین پر قربان کرنے پڑتے ہیں۔ یہ دین ہی ہے جو کہتا ہے جس میں ہے کہ سب کو آگے بڑھاؤ خود کو پیچھے رکھو۔ ان کو رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں چلاؤ"

مقام صحابہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا

"آنحضرت ﷺ کی قرابت بے شک قابل لحاظ اور واجب الاحترام ہے وہ آدمی بد نصیب ہے جو حضور ﷺ کی قربتوں کا لحاظ نہ کرے۔ یوں تو سیدنا علیؓ بھی صدیق ہیں۔ بلکہ رسولِ صادق و امین کا ہر صحابی اس صفت سے متصف ہے۔ لیکن صحابہ میں صرف سیدنا ابوبکرؓ ہی ہیں جنہیں بارگاہ رسالت ﷺ سے صدیق کا خطاب عطا ہوا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے جس کسی کو بھی اسلام پیش کیا تو کسی نے ساحر کہا، کسی نے کاہن کہا۔ اور طائف والوں نے تو یہاں تک گستاخی کی اور کہا کہ تو نبی ہے؟ (نعوذ باللہ) اللہ کو کوئی سردار نہیں ملتا تھا، مکہ میں کسی نے مجنوں کہا تو کسی نے تالیاں بجائیں۔ کسی نے توقف کیا تو کسی نے مشورہ طلب کہہ کر جان چھڑائی۔ بعض روایات میں ہے کہ حضرت علی نے دعوت ذی العشیرہ سے پہلے تین دن کا توقف اور اپنے والد والے ابو طالب سے مشورہ کا کہا۔ لیکن سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو جیسے ہی آنحضرت ﷺ نے دعوت حق دی انہوں نے فوراً قبول کر لی۔ اور مقامِ صدیقیت حاصل کیا۔ شاہ جی نے کہا کہ صحابہ کرام قرآنی شخصیات ہیں تاریخی نہیں۔ ہمیں صحابہ کرام کے مقام و حیثیت کا اندازہ لگانے کے لئے قرآن و حدیث سے رہنمائی لینا ہو گی۔ قرآن و حدیث جو فیصلہ دیں گے وہی ماننا ہو گا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن نے

وکلا وعد اللہ الحسنی

کہہ کر صحابہ کرام کے متعلق فیصلہ دیدیا ہے۔ اب اس کے بعد کسی قسم کے تاریخی حوالے سے فیصلہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

حضرت شاہ جی نے موجودہ دور میں معاشی اور معاشرتی ناہمواریوں، جمہوریوں تباہ کاریوں کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے کہا

"جمہوریت کے ذریعے جو لوگ قوم کے سربراہ اور وڈیرے بن کر سامنے آئے ان کے حالات شدنی نہیں دیدنی ہیں۔ جمہوریت کے نام پر نفاق وانتشار کا بیج بویا گیا۔ جمہوریت نے ان لوگوں کے لئے راستہ بنایا جو جھوٹ کو سچ سے بھی زیادہ یقین کیساتھ بولنے کا فن بخوبی جانتے ہوں، آج سیاسی ٹھیکیداروں اور مذہبی وڈیروں کے جمہوریت اور اسلام کے نام پر مکروہ دھندے کا نتیجہ یہ ہے کہ مسجدیں مہجور، قرآن مہجور شیطان مسرور اور اسلام زخموں سے چُور ہے۔ یہ سب غیروں کی جانب سے نہیں ہوا بلکہ اپنوں ہی کا کیا دھرا ہے۔ مسلمانوں کا اسلامی تشخص ختم کیا جا رہا ہے۔ فحاشی و عیاشی اور بدمعاشی کو حکومتی سرپرستی میں فروغ دیا جا رہا ہے۔ آزادیٔ نسواں کے نام پر خباثت اور سفلہ پن کو رواج دیا جا رہا ہے۔ دینی، اخلاقی اور قومی اقدار و افکار کو پامال کیا جا رہا

ہے۔ اس موقعہ پر حضرت شاہ جی نے جشن ڈیرہ کے موقع پر ہونے والے رقص و سرود اور لہو و لعب کے غیر اسلامی فعل پر حاضرین سے ہاتھ کھڑے کرا کے وعدہ لیا کہ وہ اس کے خلاف عملی مزاحمت کریں گے"

احرار کے پروگرام کے متعلق کارکنوں کی ایک تربیتی نشست سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ

"مجلس احرار اسلام اسی ضابطہ حیات پر یقین رکھتی ہے جو محمد کریم علیہ الوہ التحیتہ والتسلیم نے پیش کیا۔ اور صحابہ کرام نے اس کی اشاعت و تبلیغ کی۔ احرار کسی لادین اور انسانوں کے وضع کردہ نظامِ حیات کو نہیں مانتے۔ اور ایسے حالات میں جبکہ ہر طرف کفر کا دور دورہ ہے۔ صحابہ کرام کا ہی عمل ہے جو ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔

احرار کے پروگرام میں عوام الناس کے دینی شعور کو بیدار کرنے اور انہیں اسلامی انقلاب کے لئے آمادہ و طیار کرنے کے لئے صحابہ کا اسوہ موجود ہے۔ جو تبلیغ اور جہاد سے مرصع ہے۔ ہمارے پروگرام میں دفاعِ صحابہ و اہلبیت کرام، عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور تردید و استیصال مرزائیت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ہر طرح کے طاغوتی نظام ہائے حیات اور باطل فرقوں کا علمی و عملی محاسبہ کر کے اقامتِ دین اور نفاذِ شریعت کا فریضہ اداء کرنا ہمارا مطلوب و مقصود اور مطمحِ نظر ہے۔

(بقیہ از ص ۵۲)

مسلمان اپنی ذات کو برقرار رکھتے ہوئے ذات مطلق کا مشاہدہ کرنا چاہتا ہے۔

جب کائنات میں تنظیمی اعتبار سے وحدت پیدا ہو جاتی ہے تو یہ بھی گویا توحید باری تعالی پر دال ہے۔ انہوں نے کلامِ اقبال سے استشہاد کرتے ہوئے اقبال اور عقیدہ توحید پر مفصل روشنی ڈالی۔ آخر میں مہمانِ خصوصی جناب پروفیسر مرزا محمد منور نے اپنے خطاب میں ملک رب نواز ایڈوکیٹ کی تقریر کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ واقعی یہ علامہ اقبال بڑا کارنامہ ہے اس لئے انہوں نے مسلمانوں کو قادیانیت کے مذموم عزائم سے بروقت آگاہ کیا۔

انہوں نے کہا کہ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ قادیانیوں نے اپنی غیر مسلم اقلیت کی حیثیت کو تسلیم نہیں کیا اور آج انتقاماً پاکستان کے خلاف یہود و ہنود کے ساتھ مل کر سازشوں میں مصروف ہیں اور بہت سے لوگ ان کی اس سازش کا شکار ہو چکے ہیں انہوں نے کہا ان کی تمام تر ریشہ دوانیوں کے باوجود پاکستان قائم رہنے کے لئے وجود میں آیا ہے۔ اور انشاء اللہ قائم رہے گا۔ ہم اپنے قول و عمل سے ان کے مذموم ارادوں کو ناکام بنادیں گے۔ آخر میں پروفیسر خالد شبیر سیکرٹری مجلس اقبال نے کہا کہ یہ تقریب جہاں اقبال کی یاد کو تازہ کرنے کا ذریعہ بنی وہاں مقررین کی تقاریر نے اہلِ وطن کو ایک لمحہ فکریہ بھی مہیا کیا ہے۔ ہم موجودہ حالات سے ہرگز مایوس نہیں ہیں البتہ پریشان ضرور ہیں کیونکہ یہ ایک فطری امر ہے ہم عہد کرتے ہیں کہ ملت اسلامیہ متحد ہو کر اس فتنے کا مقابلہ کرے گی۔ آخر میں مولانا شریف احسن نے ایک سامع کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہمارا مفکر اقبال ہے۔ جاوید اقبال نہیں مولانا کی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پزیر ہوا۔

مجلس احرار اسلام کی رکنیت سازی مہم

مقامی مجالس کے انتخابات فوراً مکمل کر کے مرکز کو ارسال کریں۔

مجلس احرارِ اسلام کے تمام اراکین و معاونین اور ماتحت شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مجلس کی رکنیت سازی کی مہم گزشتہ چار ماہ سے جاری ہے۔ تمام ماتحت مجالس ۳۱ دسمبر ۱۹۹۴ء تک نئی رکنیت سازی اور مقامی انتخابات مکمل کر کے مرکزی دفتر ارسال کریں۔ فارم رکنیت اور دستور جماعت کی کاپیاں مطلوب ہوں تو مرکزی دفتر دار بنی ہاشم ملتان سے طلب فرمائیں۔ ذیل میں چند انتخابات شائع کئے جا رہے ہیں۔ آئندہ شماروں میں بھی موصول ہونے والے انتخابات مقامی رپورٹیں شائع کی جائیں گی۔ (مرکزی ناظم نشر و اشاعت)

انتخاب مجلس احرار اسلام مرید کے

مجلس احرار اسلام مرید کے ضلع شیخوپورہ کے اراکین کا انتخابی اجلاس ۴ نومبر کو تارڑ ہاؤس میں منعقد ہوا۔ قاری محمد ابراہیم صاحب نے صدارت کی، معاویہ ساجد کی تلاوتِ قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ اور متفقہ طور پر درج ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔

صدر: عبدالغفار پاشا۔ نائب صدر: خالد محمود تارڑ

ناظم: غلام مصطفیٰ باسط۔ ناظم: حکیم محمد صدیق تارڑ۔ ناظم نشر واشاعت: قاری محمد ابراہیم ملتانی

مرکزی نمائندہ: حکیم محمد صدیق تارڑ۔

ارکان شوریٰ: حکیم محمد صدیق تارڑ صاحب۔ عبدالغفار پاشا، خالد محمود تارڑ، قاری محمد ابراہیم ملتانی، غلام مصطفیٰ باسط، محمد انیس مجاہد، شیخ محمد جاوید، محمد اقبال کھوکھر، مستری عبدالمجید مغل، مستری محمد اقبال مغل، فضل محمود صاحب۔

انتخاب مجلس احرار اسلام ربوہ ضلع جھنگ

مجلس احرارِ اسلام ربوہ کے اراکین کا انتخابی اجلاس حکیم تنویر احمد شاہد صاحب کی زیر صدارت ۱۸ نومبر کو مسجد احرار میں منعقد ہوا جسمیں متفقہ طور پر درج ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

سرپرست: جناب میں محمد یوسف صاحب صدر: مولانا محمد مغیرہ (خطیب مسجد احرار ربوہ)

نائب صدر: ماسٹر محمد اسلم ناظم: محمد اظہر شاد ناظم نشر و اشاعت: حافظ محمد علی

ارکان مجلس شوریٰ: میاں محمد یوسف، مولانا محمد مغیرہ، حافظ محمد علی، ماسٹر محمد اسلم، محمد اظہر شاد، احمد علی، محمد ثقلین، انور علی، محمد منظور، محمد بوٹا، محمد رضوان، بشارت علی،

مرکزی نمائندہ: مولانا محمد مغیرہ اجلاس حافظ محمد علی صاحب کی دعاء کے ساتھ اختتام پزیر ہوا۔

(بقیہ از ص ۴۸)

کمانڈر مولانا ہدایت اللہ (محاذ تاجکستان) مولانا اللہ وسایا قاسم (مرکزی نائب ناظم) مولانا عبدالرحمن، مولانا ابو حنیفہ (امیر حرکت، صوبہ سرحد) مولانا مطیع الرحمن (استاد ٹریننگ سنٹر) مولانا محمد اویس خان (مرکزی نائب امیر جموں و کشمیر) اور قاری عبدالقادر (امیر ملتان ڈویژن)

مجلس اقبال کے زیرِ اہتمام فیصل آباد میں یومِ اقبال

قادیانی صیہونی لابی کے ساتھ مل کر پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔

(مرزا محمد منور)

قادیانی غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے پاکستان میں رہنے کے لئے تیار نہیں

(ملک رب نواز ایڈووکیٹ)

۱۹ نومبر ۱۹۹۴ء کو جناح ہال (ڈسکرکٹ کونسل ہال) میں مجلس اقبال فیصل آباد کے زیر اہتمام ایک پروقار تقریب منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت پروفیسر افتخار احمد چشتی نے کی، نقابت کے فرائض پروفیسر خالد شبیر احمد سیکرٹری مجلس اقبال فیصل آباد نے سرانجام دیئے۔ مہمانِ خصوصی جناب پروفیسر مرزا محمد منور تھے۔ مقررین میں مہمانِ خصوصی کے علاوہ ملک رب نواز ایڈووکیٹ بھی شامل تھے جبکہ پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے اقبال اور عقیدہ توحید کے عنوان سے ایک پر مغز مقالہ پڑھا۔ منظوم خراجِ عقیدت پیش کرنے والوں میں جناب مسرور بدایونی طالب جالندھری اور عارف رضا شامل تھے۔

ملک رب نواز ایڈووکیٹ نے اپنی تقریر میں کہا کہ علامہ اقبال کے جہاں ملت اسلامیہ پر اور بہت سے احسانات ہیں۔ وہاں ایک احسان یہ بھی ہے کہ انہوں نے قادیانیت کی سازش کو بروقت بے نقاب کیا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور دیگر احرار رہنماؤں کی تحریک پر کشمیر کمیٹی کی رکنیت سے اس لئے مستعفی ہوگئے کہ قادیانی اس کمیٹی کی آڑ میں کشمیر میں اپنے مزموم عقائد کی تبلیغ کر رہے تھے اور کشمیر کو قادیانی ریاست بنانا چاہتے تھے۔ اقبال کے تصور کے مطابق جب ایک اسلامی نظریاتی ریاست پاکستان کے نام سے معرض وجود میں آگئی تو قادیانی اسکے درپے آزار ہوگئے انہوں نے یہاں بھی ایک قادیانی ریاست کا خواب دیکھا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں چلنے والی تحریک ختم نبوت (۱۹۵۳ء) نے ان کا یہ خواب بھی چکنا چور کر دیا تو وہ یہودی لابی کی قیادت میں پاکستان کے خلاف ہوگئے اور سازش کرنے لگے۔ پاکستان کے موجودہ حالات انہیں سازشوں کا نتیجہ ہیں لیکن انشاء اللہ وہ اپنے ناپاک عزائم میں ہرگز کامیاب نہ ہوسکیں گے، جناب ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے اقبال اور عقیدہ توحید کے عنوان سے اپنا مقالہ پیش کیا انہوں نے اقبال کے تصور خودی کو عقیدہ توحید کی روشنی میں پیش کرتے ہوئے کہا کہ فرد کی یکتائی توحید الٰہی کی مظہر ہے۔ علامہ کے نزدیک

(بقیہ صفحہ ۵۱ پر)